تصوف و سلوک

مولانا محمد عبدالرشید ابن خواجہ محمد نور بخش نقشبندی
پھلن شریف ضلع مظفر گڑھ

افاداتِ حضرت مجدد الف ثانیؒ

بدعت سے اجتناب کیوں ضروری ہے؟

حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ اللہ العزیز فرماتے ہیں :-

١- "بعض حضرات علمائے کرام فرماتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ ١- حسنہ (اچھی)۔ ٢- اور سیئہ (بری)

"حسنہ" وہ اس عمل کو کہتے ہیں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانہ کے بعد پیدا ہوا ہو اور وہ عمل سنت کو رفع کرنے (مٹانے) والا نہ ہو۔

اور ان کے نزدیک "سیئہ" وہ بدعت ہے جو دافع سنت (سنت کو مٹانے والی) ہو۔

مگر یہ فقیر (حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ) ان دونوں قسم کی بدعتوں میں سے کسی بھی بدعت میں "حسن نورانیت" مشاہدہ نہیں کرتا۔ اور ان میں ظلمت اور کدورت کے سوا اور کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اگر بالفرض بدعتی آج اس عمل کو تازہ بتازہ دیکھتے ہیں تو کل (قیامت کے دن) جب وہ "حدید البصر" (تیز نظر والے) ہوں گے تب جان لیں گے، کہ اس کا نتیجہ خسارت وندامت کے سوا کچھ نہیں ہے

بوقتِ صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ باکہ باختہ عشق در شبِ دیجور

صبح کے وقت تجھے روز روشن کی طرح یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ اندھیری رات میں تو کس کے عشق میں مبتلا تھا۔

حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ

ترجمہ۔ جس شخص نے ہمارے اس (دین کے) امر میں نئی بات (بدعت) پیدا کی، جو اس میں نہیں وہ بات باطل و مردود ہے۔

جو چیز "مردود" ہو وہ "حسن" کہاں سے پیدا کر سکتی ہے۔

نیز آپ نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثٍ بِدْعَۃٌ وَّ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ

ترجمہ ۔ پس تحقیق بہترین کلام کتاب اللہ (قرآن مجید) ہے اور بہترین طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام امور میں محدثات (دین میں نئی پیدا کی ہوئی باتیں یعنی بدعتیں) بدترین ہیں ۔ ہر نئی پیدا کی ہوئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔

نیز آپ صلعم نے فرمایا کہ :-

میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور (اپنے امیر کا حکم) سنو ۔ اور (اگر وہ شریعت کے مطابق ہو تو) اس کی اطاعت کرو ۔ اگرچہ (امیر) حبشی غلام ہی ہو ۔ کیونکہ میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم میری سنّت اور خلفائے راشدین مہدیین رض کی سنّت کو لازم پکڑو ۔ انہیں ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑ لو اور نئے پیدا کئے ہوئے کاموں (بدعتوں) سے بچو ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔

جب کہ دین میں ہر نئی بات "بدعت" ہے اور ہر بدعت تو ضلالت ہی ہے تو اس میں "حسن" کے معنی کیسے پیدا ہو سکتے ہیں نیز اس حدیث سے جو بات ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر بدعت دافعِ سنّت (سنت کو مٹانے والی) ہے یہ (دافعِ سنّت) کا حکم بعض بدعتوں کے ساتھ مخصوص نہیں (بلکہ ہر بدعت کے لئے ہے) اس لئے ہر بدعت "سیئہ" (بُری) ہے ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ جس قوم نے (دین میں) کوئی نئی بات (بدعت) نکالی تو اللہ اس کی مانند اس کی سنّت میں سے اٹھا لیتا ہے پس سنّت کو مضبوط پکڑنا (اگرچہ وہ چھوٹی ہی ہو یہ بات کسی) نئی بات (بدعت کو جاری کرنے) سے بہتر ہے ۔

حضرت حسان بن ثابت رض فرماتے ہیں کہ کسی قوم نے بدعت کو جاری نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس جیسی ایک سنّت کو اس سے اٹھا لیا پھر وہ سنّت قیامت تک اس کی طرف نہیں لوٹائی جاتی ۔

۲- اس جہان میں بدعتیں بکثرت ظاہر ہونے کی وجہ سے یہ جہان ظلمات کے دریا کی طرح نظر آتا ہے بدعت کے اس تاریک دریا میں سنت کے نور کی غربت اور قلّت رات کے وقت جگنو کی روشنی کی مانند محسوس ہوتی ہے اور بدعت پر عمل اس تاریکی کو بڑھا رہا ہے اور نور کو گھٹا رہا ہے ۔ لہٰذا سنّت پر عمل کرنا اس تاریکی کے گھٹانے کا باعث ہے ۔ اور سنت کے نور کو بڑھانے کا ذریعہ ہے ۔ اب جو شخص چاہے وہ سنّت کے نور کو بڑھاتے جو چاہے وہ (بدعت پر عمل کر کے) شیطان کے گروہ کو بڑھائے اور جو شخص چاہے (وہ سنت پر عمل کر کے) اللہ تعالیٰ کے گروہ کو بڑھائے (دونوں گروہ جان لیں کہ :

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المجادلہ - آیت ۱۹)

ترجمہ ۔ خبردار بے شک شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے اور اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (المجادلہ ۲۲)